سقوط ڈھاکہ تاریخ پاکستان کا سیاہ ترین باب ہے، مقررین

پاکستان کے حکمرانوں اور اسٹیبلشمنٹ کو سدھرنا ہوگا، پاکستان کے حالات انتہائی نازک ہیں حکومت اور عوام کو ملکر جدوجہد کرنا ہوگی، تمام قومیتوں کو حقوق دیئے جائیں

مزید صوبے قائم کئے جائیں، عدل وانصاف فراہم کیا جائے، مذہبی دہشت گردی روکنا ہوگی، پاکستانیوں اور مسلمانوں کو محصورین پاکستان کو جو بنگلہ دیش میں پاکستان لانے کا انتظام کرنا چاہیے

پاکستان میں وہ جاگیردارانہ نظام ہے جو کہ برائی کی جڑ ہے ہمیں اس نظام کو ختم کرنا ہوگا، ہندوستان نے کبھی بھی دوقومی نظریہ کو تسلیم نہیں کیا اور ناانصافی ومعاشی استحصال نے نفرت کو جنم دیا

ایم کیو ایم شکاگو یونٹ کی طرف سے سیمینار میں احتشام الدین ارشد، حمید اللہ خان، امین حیدر، جنید فہمی، انجم گوہر، میجر ریٹائرڈ ظہیر اختر، وکیل جمال، طارق صدیقی، مسرور قریشی ودیگر کا خطاب

شکاگو (بیورو رپورٹ) سقوط ڈھاکہ تاریخ انسانی و اسلامی کا ایک ایسا باب ہے کہ اس کے بارے میں جب بھی گفتگو ہوگی تو نئے ابواب کھلتے چلے جائیں گے۔ پاکستان میں حق سیاست حقوق کی پامالی، انصاف کا ناقص الحصول بنا دینا اور تعصب نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں کردار ادا کیا۔ ہمیں ان شہیدوں سے جو حفاظت پاکستان میں بے گناہ مارے گئے اور ان محصورین سے جو پاکستان کی محبت میں، پاکستان کے پرچم کو سینے سے لگائے بنگلہ دیش کے 66 کیمپوں میں محصور ہیں۔ ان سے ندامت محسوس کرنی چاہیے۔ یہ بات ممتاز دانشور و ادیب احتشام الدین نے سقوط ڈھاکہ پر ایک سیمینار میں کہی جس کا انتظام متحدہ قومی موومنٹ شکاگو نے کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک نازک دوراہے پر ہے۔ حالات 70 اور 71 سے مماثلت رکھ رہے ہیں۔ پاکستان کے عوام اور رہنماؤں کو مل کر سوچنا چاہیے۔ فکر انگیز بات تو یہ ہے کہ پاکستان میں 12 مئی کو یاد رکھا جاتا ہے جبکہ 27 دسمبر کو بھلانے کیلئے کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا جن لوگوں نے پاکستان بنانے اور بچانے کیلئے قربانیاں دیں، جنہوں نے مہاجر سے متحدہ تک سفر طے کیا انہیں حقی سیاست کرنے والے غدار کہتے نہیں تھکتے انہوں نے کہا کہ پاکستانیوں اور مسلمانوں کو محصورین پاکستان کو جو بنگلہ دیش میں پاکستان لانے کا انتظام کرنا چاہیے۔ بزرگ سیاسی و سماجی رہنما حمید اللہ خان نے کہا کہ سقوط ڈھاکہ نہ صرف شرمناک بلکہ المناک بھی ہے ہندوستان نے کبھی بھی دو قومی نظریہ کو تسلیم نہیں کیا اور ناانصافی و معاشی استحصال نے نفرت کو جنم دیا۔ انہوں نے محصورین کو پاکستان لانے کا مطالبہ کیا۔ ممتاز ادیب و شاعر انجم گوہر نے اپنے فکری خیالات بتاتے ہوئے کہا کہ کسی بھی چیز کے ٹوٹنے کا عمل اس کے بنیادی ساخت میں ہوتا ہے اور پاکستان کے دونوں صوبوں کی ساخت میں بڑا فاصلہ تھا اور طاقت کے منبع فوج نے ایک صوبے کی نمائندگی کی جس کے سبب ملک کو نقصان ہوا اور 70 کے انتخابات کے نتائج اور عوامی رائے کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے علیحدگی کا عمل تیز تر ہوگیا۔ پاکستان میں عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلی بار کراس بارڈر دہشتگردی کی ابتدا ہندوستان کی جانب سے ہوئی پاکستان کے رہنما و عوام کو سقوط ڈھاکہ سے سبق لینا چاہیے۔ بہتر ہے کہ پاکستان کے مزید انتظامی صوبے بنا دیئے جائیں اور انہیں خودمختاری دی جائے۔ ممتاز اسکالر امین حیدر نے کہا کہ سقوط ڈھاکہ ہم سب کا مشترکہ دکھ ہے۔ انہوں نے تاریخ کے دریچے کھولتے ہوئے سقوط غرناطہ، امیر عبداللہ اور ان کی ماں کے درمیان ہونے والے مکالموں کا تاریخی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر سقوط ڈھاکہ کے موقع پر جنرل نیازی کو موت آجاتی تو شاید ہم جیتے جی نہ مرتے۔ انہوں نے کہا کہ لیڈر شپ کے فقدان نے مشرقی پاکستان کو ہم سے کھو دیا اور ہم نے اب بھی تاریخ سے کوئی سبق حاصل نہ کیا اور پاکستان حالات اسی نہج پر جا رہے ہیں۔ ایم کیو ایم امریکہ کی مرکزی کمیٹی کے رکن جنید فہمی نے اپنے خطاب میں کہا قائد تحریک الطاف حسین نے سقوط ڈھاکہ کو یوم ندامت قرار دیا ہے۔ ندامت ہے شہیدوں سے۔ ندامت ہے محصورین سے اور افسوس ہے کہ آج بھی پاکستان میں وہ جاگیردارانہ نظام ہے جو کہ برائی کی جڑ ہے ہمیں اس نظام کو ختم کرنا ہوگا۔ جنید فہمی نے کہا کہ فکر انگیز بات صرف ایم کیو ایم ہی سقوط ڈھاکہ کا یوم مناتی ہے، شہیدوں و بے گناہوں کو یاد کرتی ہے۔ اس سانحہ کو یاد کرتی ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان کے مزید انتظامی صوبے خودمختاری کے ساتھ بنا دینا چاہیے، تاکہ حقوق، انصاف، عدل اور معیشت کی بحالی تک سب کی رسائی ہو۔ مشہور کالم نگار طارق صدیقی نے کہا کہ ہمیں سانحہ مشرقی پاکستان کے اسباب پر غور کرنا ہوگا اگر ہم نے ماضی کی غلطیوں کو دہرایا تو تاریخ بھی اپنے آپ کو دہرائے گی۔ سیمینار میں موجود پاکستان آرمی کے سابق میجر ریٹائرڈ ظہیر اختر نے مشرقی پاکستان میں پیش آنے والے دلدوز اور عبرت انگیز مناظر کا آنکھوں دیکھا حال بتایا۔ انہوں نے کہا جو لوگ پاکستان کی فوج کے ساتھ مکتی باہنی یا بھارتی افواج کا مقابلہ کر رہے تھے، فوج نے ان کو پاکستانی ماننے سے انکار کرتے ہوئے وہیں چھوڑ دیا اور بالآخر پاکستان کے دشمنوں نے محلے کے محلے شہید کر دیئے۔ مساجد میں 8 انچ خون کی تہیں پائی گئیں۔ انہوں نے کہا ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے اور پاکستان کی قدر کرنی چاہیے حکمرانوں کو عدل و انصاف اور سب کو برابری کا موقع دینا چاہیے۔ اس پروگرام کی نظامت ایم کیو ایم شکاگو یونٹ کے انچارج وکیل جمالی نے انجام دیئے جنہوں نے مقررین کے خیالات اور سانحہ مشرقی پاکستان کی فکری توجیہ پیش کی اس سیمینار سے دیگر اور مقررین نے بھی خطاب کیا۔